بیان
چیئر مین بورڈ آف ٹرسٹیز IIIT

24 ؍مارچ 2019

محترم ٹرسٹیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لیے باعث سعادت ہے کہ میں عالمی ادارہ برائے فکر اسلامی (IIIT) کے بورڈ کی رکنیت سے ایک بار پھر سرفراز ہوں اور مجھے IIIT کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئر مین کی حیثیت سے منتخب کیے جانے کا شرف حاصل ہو۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میں IIIT کی خدمات کا بے حد مداح ہوں اور ہر طرح کے اچھے اور برے وقت میں ادارے کے لیے کام کرتا رہا ہوں۔ اب میں آپ کے ساتھ اس وقت کام کا آرزو مند ہوں، جب ہم اسلامی دانشورانہ روایت کے تنقیدی تجزیے پر مبنی بصیرت و بصارت کے ذریعے امت کی خدمت کے اپنے مشن کے ایک نئے مرحلے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ہمیں مستقبل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے پیش رو مشاہیر دانشوروں کے ورثہ کا اعتراف کرنا ہوگا۔ اُن میں یہ عزم وحوصلہ تھا کہ معاصر اسلامی دانشورانہ فکر کے مطالعے وفروغ کے لیے مختص ایک عالمی ادارے کے قیام کی عظیم الشان مہم کو سرانجام دیں۔ ڈاکٹر اسماعیل الفاروقی، ڈاکٹر طہٰ جابر العلوانی اور ڈاکٹر جمال برزنجی (اللہ انھیں غریق رحمت کرے) کے شانہ بشانہ وہ رفقا جو ابھی حیات ہیں، اصل قائد ورہنما ہیں، ان کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی بصیرت کے طفیل ہی آج IIIT کو تنقیدی فکر اور منطقی مذاکرات کے لیے مختص ایک ادارے کا مقام حاصل ہے اور وہ فکر یہ ونظریہ کی شدت اور تنگ نظری کو مسترد کرنے کے باعث دیگر اسلامی فکری اداروں سے منفرد ہے۔

یہ ادارہ نہ صرف مقاصد الشریعہ پر معرکۃ الآراء اور رہنمایانہ مطبوعات کو منظر عام پر لایا ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ اس نے تہذیب کی تجدید، اسلامی فکر اور تعلیم کے احیاء وپیش رفت سے متعلق بھی وقیع نگارشات کو زیور طبع سے آراستہ کیا ہے، اس کے علاوہ ''معلومات کو اسلامی رنگ وآہنگ عطا کرنے'' سے آگے بڑھ کر ''معلومات کی شمولیت'' کے نمونے کی طرف منتقلی کے بروقت اور گہرے غور وفکر پر مبنی اقدام کا سہرا بھی اسی کے سر ہے۔

نمونہ کی منتقلی ہمارے اس عزم کی عکاس ہے کہ ہمارا ادارہ بدلتے ہوئے زمانے کی ضرورتوں کا آئینہ دار رہا ہے۔ ایک درست تبدیلی کی روشنی میں ہمیں نمبراتی (ڈیجیٹل) ٹکنالوجی اور سوشل میڈیا میں نئی ایجادات کی پائیدار ثقافت کو اختیار کرنا ہوگا، اسے گلے لگانا ہوگا اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہوگا، تاکہ ہماری نہ صرف نوجوانوں تک رسائی ہو، بلکہ ہم اپنے مقصد کے لیے ثمر آور ہوں۔ نہ ہم

اپنے ادارے کو مقید رکھ سکتے ہیں اور نہ ہم عصری رجحانات سے کنارہ کش ہو سکتے ہیں، جب کہ ہم انسانی تہذیب کے لیے روشن مستقبل کی تشکیل میں شرکت کے خواہاں ہوں۔

معلوماتی شمولیت کو علمی میدانوں کی چہار دیواری کو وسعت دینی ہوگی۔ ہمیں معلومات کے ان میدانوں میں پیش پیش رہنا ہوگا، جو مسلم معاشرے اور وسیع پیمانے پر نوع انسانی پر اثر انداز ہوتے ہیں، تاکہ ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور IIIT کے مؤسسین کے ورثہ کے جانشیں ہونے کی حیثیت سے بھی اپنی شاندار روایت کی تعمیر کر سکیں، ایسے متعدد افکار ہیں جنھیں ہمیں اپنے اداروں میں مطالعاتی پروگراموں کی حیثیت سے ادارہ جاتی انداز میں اختیار کرنا ہوگا:

(الف) مسلم ممالک میں اچھا نظام حکومت

(ب) اخلاقی اور سماجی طور پر ذمہ دارانہ سرمایہ کاری

(ج) مسلم ممالک میں تصادم، استحکام اور ترقی

(د) متمدن معاشرے کا ظہور

(ھ) نازک حالات میں غیر سرکاری عناصر

(و) نقل مکانی اور ہجرت

فکر تعلیمی ہتھیار ہے، فیئر فوکس انسٹی ٹیوٹ برائے IIIT گزشتہ کئی برسوں سے اپنے موسم سرما کے طلبہ پروگرامز اور موسم گرما کے طلبہ پروگرامز میں ممتاز پروفیسرز و مفکرین کی شرکت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے روشن ترین دماغوں کی میزبانی کر رہا ہے، تاکہ قرآن، حدیث اور اسلامی علوم کے فہم وسلوک سے متعلق طلبہ کی تعلیم کو تیز گام کیا جائے اور اسے بہتر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ گزشتہ ایک دہائی سے IIIT اسکالرز کے سمر انسٹی ٹیوٹ کی میزبانی کر رہا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کا شمار عظیم ترین اداروں میں ہوتا ہے، یہ اسلامی فکر پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس میدان میں ہونے والی تحقیقات کو اسکالرز کے سامنے پیش کیے جانے اور ان پر بحث کیے جانے کا قیمتی موقع فراہم کرتا ہے۔ مختلف ملکوں اور علاقوں میں منعقد کیے جانے والے موسم گرما اور موسم سرما کے سالانہ کیمپوں نے یونیورسٹی کے طلبہ کی علمی ودانشورانہ رہنمائی میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ علاوہ ازیں IIIT مرکز برائے غیر معمولی پالیسی اور مستقبل کے مطالعات کے ساتھ مل کر متبادل مستقبل پر غور کرنے اور اس کی جستجو کرنے کی غرض سے برطانیہ، ترکی، بوسنیا اور جنوبی افریقہ میں نوجوان اسکالرز کی تربیت کے ذریعہ مستقبل کے تئیں شعور کو پروان چڑھانے، آئندہ کے سلسلے میں فکر کو فروغ دینے، عصر حاضر کے پیچیدہ رجحانات کا فہم وادراک کرنے اور مسلم معاشرے کی مشکلات ووسائل سے باشعور انداز میں نبرد آزما ہونے کی مہم سرانجام دے رہا ہے۔

ہم اس وقت نہایت حساس، پیچیدہ اور غیر مستحکم زمانے میں رہ رہے ہیں، جو فکر وعمل کی نئی شکلوں کا طالب ہے۔ ایسے حالات میں IIIT کو مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے اپنے طریقوں اور اقدامات کی اصلاح کرنا ہوگی۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں درج ذیل بنیادی اصول ومقاصد پر زور دیتے ہوئے اس عمل کا آغاز کروں:

1) اپنے ہر لین دین میں ہم حساب (Accountancy) کے بہترین طریقوں اور کاموں کو استعمال کرتے ہوئے مالیاتی شفافیت کو پہلی ترجیح دیں۔

2) ہم اپنی مطبوعات اور تراجم کے بارے میں دوبارہ اچھی طرح غور کریں کہ وہ امت کے عصری مسائل سے متعلق ہوں اور IIIT کے نام کو ہرگز کسی ایسی چیز سے متعلق نہ ہونے دیں جس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہوتی ہو یا منفی تصور ابھرتا ہو یا جو بنیادی طور پر متعصّبانہ ہو یا اشتعال انگیز ہو یا شبیہ بگاڑنے والی ہو یا ممکنہ طور پر توہین آمیز ہو۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس وقت ہتک عزت کے قوانین بہت سخت ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہمیں اس بات کی یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ معیار کا مواد ہی IIIT کے نام کے شایان شان ہے۔ IIIT کی شبیہ کے لیے اس کے قیام سے ہی سخت جدوجہد کی گئی ہے اور ہر طرح اس کا تحفظ ضروری ہے۔

3) ہمیں IIIT کے کاموں کو دنیا بھر میں قوت بخشنی ہوگی، تاکہ اس ادارے کی دنیا کے مختلف ملکوں میں موجود شاخیں طریقۂ کار اور بنیادی مقاصد میں یکجہتی سے متصف ہوں۔ اگر ہم اپنے مختلف دفاتر میں عمدگی کے اعلیٰ معیار کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے تو ہمیں انھیں بند کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

IIIT کے بنیادی تصور کا ایک حصہ یہ تھا کہ عظیم نظریاتی معلومات کے ذخیرے کو بالآخر عملی، تعلیمی اور سماجی اصلاحات میں تبدیل کرنا ہوگا، تاکہ عالمی مسلم برادری کو مستفیض کیا جائے۔ اب یہ IIIT کے لیے نہایت مناسب وقت ہے، کیوں کہ ضرورت کے طالب تنظیم نو کے عمل سے یہ ادارہ گزر چکا ہے اور اب یہ اس مقام پر ہے کہ مسلم سماج میں تعلیمی پیش رفت سے متعلق اقدامات پر عمل پیرا ہو کر اس کام کو انجام دے۔ مسلم سماج میں تعلیمی پیش رفت نامی ادارہ ''تیسرے خلا'' سے موسوم دائرے میں اپنی تحقیقات کا تعین کر رہا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم محض تعلیم و ہنر کے حصول سے آگے بڑھ کر خدمات انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اِسے ایک معنی خیز اور جامع زندگی کی گاڑی کے طور پر بھی خدمات انجام دینی چاہئیں۔ اس خاکے پر مبنی تعلیم مسلم سماج اور وسیع پیمانے پر نوع انسانی کے بہتر مستقبل کے لیے تبدیلی اور امید کے ذریعے کے طور پر کام کرتی ہے۔ مسلم سماج میں تعلیمی پیش رفت کے پانچ بنیادی تحقیقی عناصر یہ ہیں: درس و تدریس، نصاب تعلیم، انصرام و قیادت، تعلیمی پالیسی و سیاق اور تجزیہ و تشخیص۔ مجموعی کوشش کے طور پر ہم امید کرتے ہیں کہ الفت و مودت، عفو و درگزر، اخلاقی جواز اور برادرانہ ذہنیت کی قرآنی قدروں کو تدریسی طریقۂ کار میں متعارف کرائیں گے۔ یہ قدریں صحتمند سماج کی تشکیل کے لیے لازمی ہیں۔

ہمارے نقطۂ نظر کے لحاظ سے تعلیمی اصلاح دراصل پورے مسلم سماج کے لیے مطلوب اصلاح کا ایک لازمی ستون ہے۔ چنانچہ ہمیں نسل در نسل اس بات کی کوشش کرنی ہوگی کہ اپنے تمام ذرائع کا اس کے حصول کے لیے استعمال کریں۔ درحقیقت تین دہائیوں سے زیادہ سے IIIT کے دانشورانہ موقف کا مرکزی نقطہ یہی رہا ہے، جس کا اب ''معلومات کی شمولیت'' کے نمونے کی حیثیت سے حوالہ دیا جاتا ہے۔ اسلامی نظریۂ معلومات میں راسخ معلوماتی یکجہتی کا یہی نمونہ دراصل قرآن و سنت کی اس صداقت کا آئینہ دار ہے کہ تاسیسی اعتبار سے، طریقۂ کار کے لحاظ سے اور توضیح و تشریح کی حیثیت سے بالترتیب معلومات کا یہی سرچشمہ ہیں، ساتھ ہی وہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور مظاہر میں انسانی معلومات کا سرچشمہ بھی ہیں۔ اسی معلوماتی یکجہتی نے IIIT کی مطبوعات کے نہج، اس کے علمی و فکری انداز اور اس کی سرگرمیوں کی تشکیل کی ہے۔

آگے بڑھتے ہوئے ہمیں یہ موقع حاصل ہے کہ IIIT کو ایک منفرد اور جدت پسندانہ شناخت دیں۔ اس کے لیے ہمیں مسلم

سماج میں تعلیمی پیش رفت کے غیر معمولی ہمہ گیر تصور اور معلوماتی یکجہتی میں راسخ اس کی فلسفیانہ بنیاد کو اختیار کرنا ہوگا۔ یہ اقدام ہمیں اس بات کا موقع فراہم کرے گا کہ اپنے گزشتہ کارناموں اور لٹریچر کو ایک نیا، معنی خیز اور فعال ذریعہ بنائیں، جو ہمارے موجودہ اور مستقبل کے اقدامات کو رنگ و آہنگ عطا کرے۔ معلوماتی یکجہتی کو مسلم سماج میں تعلیمی پیش رفت کے لیے نظریاتی خاکے کے طور پر استعمال کر کے ہم قیادت اور انصرام اور عوامی پالیسی میں تعلیمی پالیسی کے لیے ماحولیاتی نظام کے طور پر ایک انداز تشکیل کرنے کے قابل ہوں گے۔ اس کے پہلو بہ پہلو ئی تحقیقات کو نئی معلومات اور اُن تصورات کو تخلیق کرنے کے قابل ہوں گے، جو اسلامی فکر اور معلومات کو قوت بخشیں گے۔ مثال کے طور پر جب مقاصد معلوماتی یکجہتی کا نمونہ ہوں گے تو ہم ''قرآنی آفاقی قدروں'' کو دوسرے نمونے کے طور پر استعمال کرنے کی جانب گامزن ہوں گے اور علمی دیانت کی روح اور دانشورانہ مباحثے کے ساتھ ہم مستقبل میں غور و فکر کے بامشقت نہج کے لیے معلوماتی یکجہتی کے دوسرے نمونوں کی جستجو اور ان کا انکشاف کرتے رہیں گے۔

اس تصور کا حصول اپنی پوری تنظیم میں مشفقانہ قیادت اور اجتماعی عمل کا متقاضی ہے۔ اسی لیے بنیادی طور پر یہ بات لازمی ہے، خصوصاً آج کے پیچیدہ اور غیر یقینی حالات میں، کہ IIIT کے تصور کو مؤثر انداز میں عملی جامہ پہنانے کی خاطر، اس وقت جب کہ ہم بنیادی مقاصد پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہوں، اس کے کاموں اور سرگرمیوں کی اس طرح تنظیم نو کریں کہ اس کے دفاتر اور ملحقہ شاخوں کو، جو متعدد مقامات پر سرگرم عمل ہیں، الگ تھلگ منتشر جزیروں کی صورت میں کام کرنے کے لیے نہ چھوڑ دیا جائے۔ روابط کا استوار کرنا، رابطے کے رشتوں کو قوت بخشنا اور براہِ راست اور مؤثر انداز میں بنیادی منصوبوں میں سب کی شرکت کو یقینی بنانا اس لیے اہم ہے کہ پوری تنظیم کو درست حالت میں رکھنے پر بھرپور نگاہ رکھی جائے اور ہر ایک کو باخبر رکھا جائے، ہر ایک کو شریک کیا جائے اور ہر ایک کو مستعد رکھا جائے۔ یہ بات ہمارے لیے ایک ہم آہنگ تصور اور متحدہ ساخت کے وضع کرنے اور کوشش و توانائی کے تئیں غفلت کے ازالے میں معاون ہوگی۔

بحیثیت چیئرمین میں بورڈ کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا پابند ہوں، تاکہ IIIT کے ان مقاصد کو حاصل کیا جا سکے، جو نہ صرف امت بلکہ وسیع پیمانے پر انسانیت کے لیے مفید ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جیسے قرآن وسنت کا پیغام درحقیقت ایسی برکتوں پر مشتمل ہے، جن سے پوری نوع انسانی بہرہ ور ہوتی ہے، خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ اِسی انداز میں پوری دنیا ان منصوبوں سے فیض یاب ہوسکتی ہے جو اس پیغام سے پھوٹتے ہیں: ایک ایسا پیغام جس کی دل کی صفائی اور اس کی تطہیر کے طور پر نشاندہی کی جاسکتی ہے، تاکہ دل عفو و درگزر سے کام لے سکے اور پوری طرح دوسروں کے تئیں ہمدردی سے لبریز ہو، دماغ کو اس لیے استعمال کیا جائے کہ درست اخلاقی جواز کی تشکیل کی جاسکے اور ہاتھوں کو اس لیے استعمال کیا جائے کہ انسانیت کی تعمیر کرنے والی متنوع مقامی اور عالمی برادری کی خدمت کی جاسکے۔ چوں کہ مذکورِ بالا مشن نہ ختم ہونے والی کوششوں کا متقاضی ہے، تو ہم 2019 کے دوران تنظیمی اعتبار سے درج ذیل امور کی تکمیل کے آرزو مند ہیں: شفافیت، مالی اور قانونی پابندی، ادائیگی اور احتساب، مطبوعات کا معیار اور حساس بیداری۔

انور ابراہیم

چیئرمین بورڈ آف ٹرسٹیز برائے IIIT